ددِی شِلوکرٛے

شِنا لوک کہانیاں اردو ترجمہ کے ساتھ

یُپیچوٛ

شکیل احمد شکیل

شِنا کلچر اینڈ لینگویج پروموشن سوسائٹی

گلگت ریسرچ سنٹر، ڈومیال لنک روڈ، گلگت

Copyright © 2001 ICPSCL
Second Edition Copyright © 2007 SCLPS

يُپیچوْ .... شکیل احمد

آرٹسٹ ....مبارک احمد

کتاب .... ددِی شِلوکرےْ

ٹھپوتل .... پینگرافکس اِسلام‌آباد

پُمُوکِہ ٹھاپہ ....مارچ 2001

دُمونْگِہ ٹھاپہ .... مئ 2007

کلِین 300

کھرِین .... -/Rs.40

بگاروْ.....نارتھ بُکس مدینہ سُپرمارکٹ گلگت، 05811-52467

شِنا کلچر اینڈ لینگویج پروموشن سوسائٹی
گلگت ریسرچ سنٹر، ڈومیال لنک روڈ، گلگت

اُسلِہ

انرٗ کِتاب مس توم ددِی گہ آجِی نومج تھمُس.
کینئ تاتِہ مُوڑِر بیئ کوٗنڑ دِیترٗ شِلوٖکرٗ اش مس
کِتابر یُپرے ثھئ مُچھو تھوک بش بُگرُس.

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	حرفے چند	vii
2	اپنی رام کہانی	xi
3	شِنا مشے (شینا حروف تہجّی)	xvii
4	شِنگائ گہ ماٹِہ (جنگلی بلی اور موتی)	1
5	پھڑکوٗ شرُووٗ (گنجے بچّے کی کہانی)	19
6	شرہ ایئ شِلوک (پہاڑی بکری کی کہانی)	47
7	ہوٗپوٗتِہ گہ ہوٗپوٗتیٔ شِلوک (موٹی لڑکی اور موٹے لڑکے کی کہانی)	61

حرفے چند

دنیا کا یہ حصہ جو ماضی میں درد دیسا اور بلورستان کے نام سے معروف تھا آج پاکستان کا شمالی علاقہ کہلاتا ہے۔ اس علاقے کو چند قدیم اور طاقتور ممالک کی ھمسائیگی کا شرف بھی حاصل ہے۔ یہاں نسل انسانی کے دو بنیادی گروہ منگول اور کاکیشائڈ آباد ہیں اور پانچ زبانیں شینا ، بلتی، بروشسکی، کہوار اور وخی رائج ہیں۔ پیش نظر کتاب بھی شینا زبان میں ہی لکھی گئی ہے جو منتخب لوک کہانیوں پر مشتمل ہے۔

شینا بے شک ایک پسماندہ علاقے کی زبان سہی لیکن اس کا ماضی بڑا توانا رہا ہے نیز اس کا رشتہ ہند آریائی زبانوں سے جڑتا ہے جس کے بولنے والوں نے ایک اقلیم کو گھیرے رکھا ہے۔ شینا ایک

لحاظ سے خوش قسمت زبان بھی ہے۔ یہ معدوم نہیں ہوئی اور اس نے اپنے وجود کو حالات کے تھپیڑوں سے بچائے رکھا۔ شائد اس کی یہی خصوصیت مغربی علمائے لسانیات کی توجہ کا باعث بنی۔ اس وقت دنیا کے مختلف معتبر جامعات میں اس پر کام ہو رہا ہے۔ ایک اور خوش قسمتی یہ ہے کہ اس زبان کی صرف ونحو کے علاوہ قدیم لوک ادب پر بھی تحقیق کا سلسلہ جاری ہے جس میں مقامی اور غیر ملکی محققین مل کر کام کر رہے ہیں جو بڑی امید افزا بات ہے۔ اس کتاب کی اشاعت بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان سٹڈیز قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد اور سمر انسٹی ٹیوٹ آف لنگوسٹکس کی مشترکہ کاوشوں کے باعث پاکستان کی علاقائی زبانوں پر اب قابل قدر کام ہو چکا ہے

نیز شینا زبان پر مختلف جہتوں سے کام کے سلسلے میں سمر انسٹی ٹیوٹ آف لنگوسٹکس کی خاتون سکالر کرلا ایف ریڈلاف صاحبہ اور مقامی نوجوان سکالر شکیل احمد شکیل صاحب کی محنت قابل صد ستائش ہے۔ اسی تحقیقی کام کو سامنے رکھ کر شنا کلچر اینڈ لینگویج پروموشن سوسائٹی نے اس زبان کے حروف تہجی کو اردو سکرپٹ میں نوشت و خواند کے قابل بنایا۔ اسی سکرپٹ میں اب کمیٹی شینا ادب کے نثر پاروں کو پیش کر رہی ہے۔ ظاہر ہے یہ ایک خوبصورت پیشکش ہے۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم نے صحیح فرمایا تھا کہ من جملہ ان اسباب کے جو قومی ترقی کا موجب ہوتے ہیں ایک سبب زبان کی تکمیل ہے۔ زبان بلاشبہ ایک معاشرتی ضرورت ہے۔ یہی اس کی تخلیق کا باعث ہوئی اور اس کی زندگی کا ایسا

جزو ہے جو اس سے بھی جدا نہیں ہو سکتا۔ وہ انسان سے کوئی الگ شے نہیں ہے۔ وہ ان لوگوں سے وابستہ ہے جو اسے بولتے اور اس میں فکر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے لسانیات تمدن و معاشرت کی تاریخ کو زبان کی تاریخ میں تلاش کرتے ہیں۔ میری تمنا ہے کہ یہ سلسلہ آگے چلتا رہے اور خوب سے خوب تر کام ہوتا رہے۔ آمین۔

شیرباز برچہ

اپنی رام کہانی

یہ 1994 کی بات ہے جب میں سمر انسٹی ٹیوٹ آف لِنگوسٹکس کی خاتون سکالر کرلا ایف ریڈلاف صاحبہ کیساتھ شنا کی لوک کہانیوں پر کام کر رہا تھا اسی دوران یہ خیال میرے دامن گیر ہوا کہ کیوں نہ اس کام کے ساتھ ساتھ شنا حروف تہجی کوبھی تشکیل دیا جائے۔ میں نے بڑی سہل انگاری میں اس کام کی ابتدا کی۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد میں سمجھ گیا کہ یہ کام ایک آدمی کے بس کاروگ نہیں۔ اس کے لئے ایک منظم ٹیم کی ہمہ وقت محنتیں درکا رتھیں۔ چنانچہ یہ مشکل کام میرے دوستوں کی مستقل علمی مدد نے میرے لئے ممکن بنایا۔

حروف تہجی کی تشکیل میں ابتدائی مرحلہ صوتیات اورفونیات کے تجزیے کا ہوتا ہے اس کام کی تکیل

میں محمد امین ضیاء صاحب کی کتاب شینا قاعدہ اور گرائمر اور ٹی گراہم بیلی صاحب کی کتاب Shina Grammar نے ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کیا۔ اس کام کی مزید یقین دہانی کرلا ایف ریڈلاف صاحبہ کے کام Aspects of the Sound System of Gilgiti Shina سے حاصل کی گئی۔ اس طرح جہاں تک صوتیات کے تجزیے کا مسئلہ درپیش تھا یہ ان ذریعوں سے انجام کو پہنچا۔

صوتیات اور فونیات کے تجزیے کے بعد اگلا مرحلہ ادبیات کی تشکیل و توضیح کا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے یہ مرحلہ شینا کے ضمن میں حل طلب تھا۔ شینا میں روائتی زبانی ادب کی کمی تو نہیں مگر یہ ادب مدون صورت میں میسر نہیں تھا تین چار سالوں میں ہم نے اس ضمن میں معتدبہ کام انجام دیا اور ہم روائتی زبانی ادب کوتحریر کے قالب میں ڈالنے میں

کامیاب ہو گئے۔ یوں لوک ادب کا ایک بڑا ذخیرہ حروف تہجی کے تجزیے کے لئے میسر آیا۔

تیسرا مرحلہ شینا حروف تہجی پر اب تک ہونے والے کام کے تجزیے کا تھا۔ ہمارے سامنے یوں تو حروفِ تہجّی کے بہت سارے نمونے موجود تھے مگر شینا عالم محمد امین ضیاء صاحب کا ترتیب دیا ہوا حروف تہجی کا نمونہ فنی اور تکنیکی خصوصیات کا حامل ہے یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ محمد امین ضیاء صاحب شینا کے فونی حروف تشکیل دینے والے پہلے شخص ہیں۔ چنانچہ انہیں کے کام کو پیش نظر رکھ کر اس مرحلے کو مکمل کیا گیا۔

چوتھا مرحلہ سکرپٹ کے انتخاب کا ہوتا ہے۔ اردو سکرپٹ کے بارے میں ہم یکسو تھے مگر شینا اور

اردو کے صوتی اور فونی فرق کی وجہ سے کافی پیچیدگیوں کا سامنا تھا یعنی کچھ نئے حروف اخذ کرنے تھے۔ اس بارے میں ہم نے محمد امین ضیاء صاحب، عبدالخالق تاج صاحب، اور رازول کوہتانی صاحب کے کام سے استفادہ کیا اور ایک نتیجے پر پہنچے۔

پانچواں مرحلہ نئی تشکیل دی گئی حروفِ تہجّی پر جمہور کی رائے کو معلوم کرنے کا ہے۔ اس مرحلے کی تکمیل مکمل طور پر جمہور کی رائے پر موقوف ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مرحلے میں زیادہ سے زیادہ ادبی سرگرمی کا اہتمام ہوتا ہے اور جمہور کی رائے سے استفادہ کرتے ہوئے ایک منزل پر پہنچا جا سکتا ہے۔ اسی اصول کو سامنے رکھ کر شِنا کلچر اینڈ لینگویج پروموشن سوسائٹی نے "شینا کو پڑھنا اور لکھنا" کے موضوع پر اب تک چار

سیمناروں کا اہتمام کیا ہے۔ ان سیمناروں کے ذریعے شینا کو پڑھنے اور لکھنے میں حائل مشکلات کا جائزہ لیا گیا اور ان کو حل کرنے کی بھرپور سعئی کی گئی۔ نیز کمیٹی نے شینا ادب کے اس شہ پارے کی اشاعت کا اہتمام کیا تاکہ اس کے ذریعے عوامی رائے سے مزید استفادہ کیا جا سکے۔

میں آخر میں اپنے تمام دوستوں عبدالحفیظ، اشفاق، وقار، رحمان شاہ، عرفان، اعجاز، سلیم، وارث، شاہد اور عاصم کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی شب و روز محنت نے اس مشکل کام کو میرے لیے آسان کر دیا۔ خصوصاً شیر باز علی خان برچہ صاحب، محمد امین ضیاء صاحب، محمدحسن حسرت صاحب اور مبارک احمد صاحب ہمارے شکریے کے مستحق ہیں جن کے قیمتی مشوروں نے اس سارے عمل کو طے کرنے میں ہماری مددکی۔ مجھے امید

ہے کہ یہ کتاب شینا زبان کو پڑھنے اور لکھنے میں ممدومعاون ثابت ہوگی اور پاکستانی لوک ادب کا یہ نادر نمونہ تحریر کے قالب میں محفوظ ہو جائے گا۔

شکیل احمد شکیل

ݜِنا صوتِیے (مشرٗے)

ڇ	چ	ج	ٹ	ت	پ	ب
ڙ	ز	ڑ	ر	ڈ	د	څ
م	ل	گ	ک	ݜ	ش	س
یئ	ہ	و	نٝگ	ںْ	ݨ	ن
کھ	څھ	ڇھ	چھ	ٹھ	تھ	پھ

اُردو صوتِیے (مشرٗے)

ث ح خ ذ ژ ص ض ط ظ ع غ ف ق

English	اُردو	ݜِنا موْر	ݜِنا مَݜوٗ
good	اچّھی	مِݜٹِہ	ݜ
brother	بھائی	ڙا	ڙ
three	تین	ڇے	ڇ
shirt	قمیض	ڇِھیلوْ	ڇھ
trouser	شلوار	څرلوْ	څ
garden	باغ	څھگوْ	څھ
egg	انڈا	ݨے	ݨ
horse	گھوڑا	اںْشپوْ	ںْ
sword	تلوار	کھنٝگو	نٝگ

شِنا مُصوترے (شوْنگرےْ)

بالائی پست سُر: آ اے ای او اُو

بالائی کوتاہ سُر: اَ اےْ اِ اوْ اُ

English	اُردو	شِنا موْر	شِنا شوْنگوْ
Wednesday	بُدھوار	بودوْ	او-اوْ
tree	درخت	توْم	اوْ
own	اپنا	توم	او
you do!	کرو	تھےْ	اےْ
you will do	کروگے	تھے	اے
having done	کرکے	تھے	اے
yesterday	کل	بَلَہ	اَ
girl	لڑکی	مُلائ	آ
boy	لڑکا	بال	آ
nail	کیل	کِلِہ	اِ
eye	آنکھ	اَچِھی	اِی
corner	کونہ	شُتِی	اِی
he became	ہُوا	بُگُہ	اُ
salt	نمک	پَجُو	اُو
pomegranate	انار	دَٹُو	اُو

شِنگائ گہ ماڑِہ

جنگلی بیر اور موتی

کہتے ہیں بہت پہلے ایک جنگلی بیر کے پاس ایک موتی تھا۔ ایک دِن وہ موتی اُس کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے گرا۔ ایک چڑیا کہیں سے اُڑ کر اُس کے قریب ہی بیٹھ گئی۔ موتی کو دیکھتے ہی وہ پھُدک پڑی اور اُسے اپنی چونچ میں پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔ جنگلی بیر نے جب چڑیا سے اپنی موتی مانگ لیا تو اُس نے دینے سے صاف اِنکار کِیا۔

جنگلی بیر کے ساتھ ہی ایک کانٹا بھی اُگا تھا۔ کانٹا دِکھاتے ہوئے جنگلی بیر نے اُس سے کہا ‘‘کیوں نہ اُس کانٹے سے کہہ کر تمہارے پاؤں میں چُبھواؤں؟’’ ‘‘جاؤ لے آؤ، اگر تم چُبھوا سکتی ہو تو۔ جاؤ، اُسے لا کر چُبھواؤ۔’’

جنگلی بیر نے کانٹے سے کہا ‘‘جاؤ رے کانٹے! اُس چڑیا کے پاؤں میں چُبھ جاؤ، جاؤ بھی۔’’

شِݰݨگائ گہ ماݨِہ

چل چل شِݰݨگایککچ ماݨِک اشِی تھئ. ایٗک چھک رےٗ ماݨِہ ریٗسئ ہتجوٗ تش بے کھِڑےٗ گئ. چانٗیک کونو تھر دے ویئ ماݨی کچِہ اکِی پولِہ. ریٗس ماݨِہ پشِی تروٗک دیگِہ نے رےٗ آنٗیر تھے ثک بِگِہ.
شِݰݨگائ سےٗ چانٗیجوٗ توم ماݨِہ بِچِھیگِہ مگم چانٗئ سےٗ ریٗسٹ ماݨِہ نے دے ترا بِگِہ.

ݰݨگایسانٗت اکِی کوڈٗنوٗک گہ نِلِیدُس. کوڈٗنوٗ پشرروجےٗ چانٗیٹ ریگِہ "پار او کوڈٗنوٗ ولے تھئ پار اچررمِ؟"
"بوٗ، ولےٗ! اچرروک بِیریے توٗ اچررےٗ بوٗ!"

شِݰݨگائ سےٗ کوڈٗنٹ ریگِہ "بوٗ لا کوڈٗنوٗ، پار اے چانٗیئ ایٗک پار اچوٗت بوٗت!"
کوڈٗنوٗس "مہ تین اچیئ اچیئ بیٹُنُس" تھے نے اچمُس تھیگُہ.

ریُس ماٹِہ پشِی تروُک دیگِہ نرے رےُ آنٖیر تھرے
ثک بِگِہ.

موتی کو دیکھتے ہی وہ پھُدک پڑی اور اُسے اپنی
چونچ میں پکڑ کر
کھڑی ہو گئی۔

کانٹے نے کہا ‘‘میں ابھی چُبھتے چُبھتے بیٹھا ہوں۔’’ اور چُبھنے سے اِنکار کر دیا۔

کچھ ہی فاصلے پر آگ جل رہی تھی۔ جنگلی بیر نے آگ سے کہا ‘‘جاؤ ری آگ! اُس کانٹے کو تو جلا دو۔’’ آگ نے کہا ‘‘میں ابھی جلاتے جلاتے بیٹھی ہوں۔’’ اور جلانے سے اِنکار کر دیا۔
‘‘اچھا! تو پھر نہ کہہ دوں اُس پانی سے کہ وہ تجھے بُجھا دے؟’’
‘‘جاؤ کہہ دو۔’’

جنگلی بیر نے پانی سے کہا ‘‘جاؤ رے پانی! اُس آگ کو بُجھا دو۔’’
پانی نے کہا ‘‘میں ابھی بُجھاتے بُجھاتے بیٹھا ہوں۔’’ اور بُجھانے سے انکار کر دیا۔
‘‘پھر اُس بیل کو لا کر تمہیں نہ پلا دوں کیا؟’’
پانی نے کہا ‘‘جاؤ، اگر ایسا کر سکتی ہو تو کروا دو۔’’

پار بے اکی ہگارک گمُیجس. شِنْگائ سےْ ہگارٹ ریِگہ "بوْ لا ہگار، پار او کوْنٹوْ دئ، بوْت!"
ہگار سےْ "مس کوْتوْ دیِی دیِی بیٹنُس" تھے، نے دیمُس تھیگہُ.
"شو تو، راما پار او ویٹ تہُ نِشرئ؟"
"بوْ ہوْ، رہ!"

شِنْگائ سےْ ویٹ "پار او ہگار نِشرےْ!" تھیگہ.
وئ سےْ "مس کوْتوْ نِشرے نِشرے بیٹنُس" تھے نے نِشمُس تھیگہُ.
"پار او دونوْ ولے تہُ چُوش تھرما؟"
"بوْ! تھروک بِینے توْ تھریْت!"

"بوْ لا دونوْ، پار او وئ چُوش تھیْت!" شِنْگائ سےْ دونٹ ریِگہ.
دونوْس "مس چُوش تھے تھے بیٹنُس" تھے، دُبم تھیگہُ.
"ہوْ نے، پار او مُشاٹ ریِی تہُ مررم، ہوْ جیک لایے؟"

“بوُ لا دونوُ، پار او وئ چُوش تهيُت!” شِنُگائ سےُ
دونٹ رئِگۂ.

جنگلی بیر نے بیل سے کہا “ جاؤ رے بیل! اُس پانی
کو پی لو۔”

جنگلی بیر نے بیل سے کہا " جاؤ رے بیل! اُس پانی کو پی لو۔"

بیل نے کہا "میں ابھی پی پی کر بیٹھا ہوں۔ اب مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔"

"اُس آدمی سے کہہ کر تمہیں مروا دُوں گی۔ پھر کیا کروگے؟"

"جاؤ، اگر مروا سکتی ہو تو مروا دو۔"

"جاؤ رے آدمی! اُس بیل کو مار دو۔" جنگلی بیر نے آدمی سے کہا۔

آدمی نے کہا "میں ابھی مار مار کر بیٹھا ہوں۔" اور مارنے سے اِنکار کر دیا۔

"پھر اُس چُوہے سے کہہ دوں گی تو وہ تمہارے موزے چبائے گا۔"

"اوں ہوں! چُوہے کو دیکھو ذرا، وہ میرے موزے چبائے۔"

"بوٚ! مرروک بِینے توٚ مرریٚت!"

"بوٚ لا مُشا، پار او دونوٚ مریٚت!" ژِنٚگائ سےٚ مُشاٹ ریٚگہ.
مُشاس "مس کوٚتوٚ مرے مرے بیٹُنُس" تھے نے مرمُس تھیگُہ.
"توٚ نے، پار اے مُوژِٹ ریٚگِس توٚ تھئ کورِیےٚ چپئ جیک."
"اینٚہ! مُوژِہ چکےٚ نے ریٚس مئ کورِیےٚ چپوک چکےٚ!"

"بوٚ لِی مُوژِہ، پار او مُشائ کورِیےٚ چپیٚتا" ژِنٚگائ سےٚ مُوژِٹ ریٚگہ.
مُوژِس "مس کوٚتوٚ چپے چپے بیٹِنِس" تھے نے چپمِس تھیگِہ.
"توٚ نے، پار اے بُوشِٹ رِیِ تُہ کھیرما؟"
"شو ہوٚ بوٚت، کھیروک بِینے توٚ کھیریٚت!"

"بوٚ لِی بُوشِہ، پار اے مُوژِہ کھت!" ژِنٚگائ سےٚ بُوشِٹ ریٚگہ.

“جاؤ رے چُوہے! اُس آدمی کے موزے چبا لو۔”
جنگلی بیر نے چُوہے سے کہا۔
چُوہے نے کہا “میں ابھی چباتے چباتے بیٹھا ہوں۔”
اور اُس نے چبانے سے اِنکار کر دیا۔
“پھر اُس بلّی سے کہہ کر تمہیں نہ کھلا دوں کیا؟”
“بہت اچھا! پھر جاؤ، اگر تم کھِلا سکتی ہو تو کھِلا دو۔”

جنگلی بیر نے بلّی سے کہا “ جاؤ ری بلّی! اُس چُوہے کو کھا لو۔”

بلّی نے کہا “میں ابھی کھا کھا کے بیٹھی ہوں۔” یہ کہا اور کھانے سے اِنکار کر دیا۔
“پھر اُن عورتوں سے کہہ دوں‌گی تو وہ تمہیں تنگ کریں‌گے۔”
بلّی نے جنگلی بیر سے کہا “جاؤ مُجھے تنگ کروا دو اگر تم کروا سکتی ہو تو۔”

بُوشِس ''مس کوٗتوٗ کھے کھے بیٹِنس'' تھے دُبم تھیگِہ.
''نے ہوٗ، پار اے چیوٗٹ ریگِس توٗ تُہ مُرُٹین.''
''بوٗ مُرُٹریٗت! مُرُٹروک بِینے توٗ.''

''بُجا لِی چیرےٗ پار اے بُوشِہ مُرُٹات!'' شِنٗگائ سےٗ چیوٗٹ ریگِہ.
''بیٗس مُرُٹے مُرُٹے بیٹیٗنیٗس'' تھے مُرُٹوک دُبون تھیگرےٗ.
''ہوٗ نے، شل کھنڑ کھنٹو اونٗشِٹ ہو تھے خھئ پش اونٗشِہ درم جیک؟''
''بوٗ! دروک بِینے توٗ دریٗت!''

شِنٗگائ سےٗ ہرُوئ تھے کھنٹج گئ. ''وا! شل کھنڑ کھنٹو اونٗشِہ وہ! انِہ چیو پش گہ دپِہ اونٗشِہ دےٗ، وہ!'' تھیگِہ.

ایاکٹ اکِی اونٗشِہ بِھِلِہ. چیو پش گہ دپِہ ایٗکو ایٗک تھیگِہ.
ہوٗ چییٗس گے بُوشِہ مُرُٹیگرےٗ.

چانُئ سےُ ہوُ ولے شڑِنُگایٹ ریُسئ ماڑِہ دیگھِ.

پھر چڑِیا نے موتی لا کر جنگلی بیر کو لوٹا دیا۔

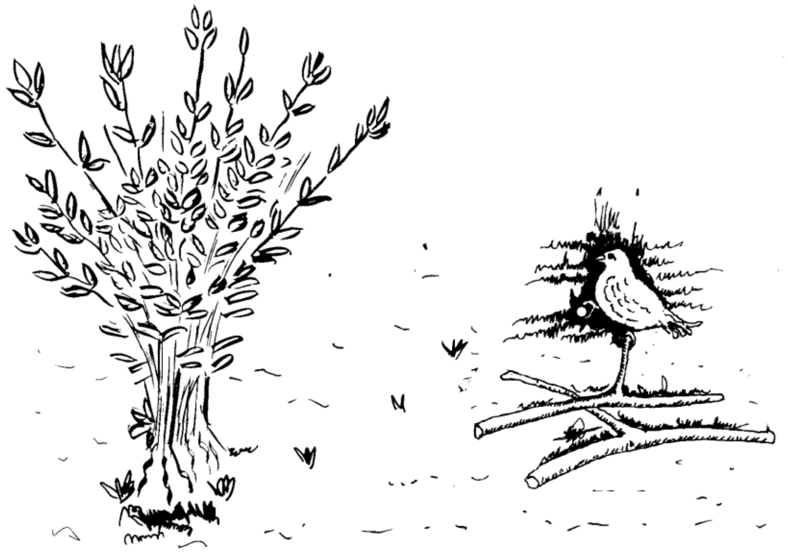

جنگلی بیر نے عورتوں سے کہا ‘‘جاؤ ری عورتو! اُس بلّی کو تنگ کرو۔’’

‘‘ہم ابھی تنگ کرتے کرتے بیٹھے ہیں۔’’ اُنہوں نے اُسے تنگ کرنے سے اِنکار کر دیا۔

‘‘ تو پھر، میں اُن سینکڑوں پہاڑوں کے ہواؤں سے کہہ کر تمہاری اُون بکھیروا دوں گی؟’’

‘‘جاؤ، اگر تم ایسا کروا سکتی ہو تو کروا دو۔’’

جنگلی بیر جھکّڑ چلنے کی طرح اُڑ کر پہاڑ پر گئی ور پُکارا ‘‘اے سینکڑوں پہاڑوں کی ہواؤ آؤ اور اِن عورتوں کی اُون بکھیر دو۔’’

بُوشِس گرے مُوڑِہ کھیگِہ.
مُوڑِس گرے مُشائ کورِےٗ چپیگِہ.
مُشاس گرے دونوٗ مریگہُ.
دونوٗس گرے وئ چُوش تھیگہُ.
وئ سےٗ گرے ہگار نِشیگہُ.
ہگار سےٗ گرے کوٗنؕوٗ دیِگہُ.
کوٗنؕوٗ گرے چانٗیئ پار اچِتہُ.
چانٗئ سےٗ ہوٗ ولے شڑِنٗگایٹ ریٗسئ مانؕہِ دیگہِ.

پھڑکوُ شُووُ

گنجے بچے کی کہانی

کہتے ہیں ایک شخص کا ایک گنجا بیٹا تھا۔ وہ بہت دُبلا پتلا تھا۔

ایک دن اُس کی ماں نے اپنے بیٹے کے دُبلے پن کو بہت محسُوس کِیا اور غمگِین ہوئی۔ پھر اُس نے اَپنے بیٹے سے کہا "اَرے بیٹے! تم اپنے دادا دادی کے پاس چراگاہ چلے جاؤ۔ تم یہاں بہت کمزور ہوئے ہو۔ چراگاہ میں دودھ، لسّی، مکھّن اور پنِیر کھا کر خوب موٹے ہو جاؤ گے۔" چنانچہ گنجا بچہ جانے کیلئے تیّار ہوا۔

پھر اُس کی ماں نے راستے کیلئے اُسے ایک چھُپّڑہ بھی بنایا۔ گنجے بچے نے چھُپّڑہ اَپنی کمر کے ساتھ باندھا اور چراگاہ چل دِیا۔

تھوڑی ہی دُور گیا تھا کہ راستے میں اُسے ایک

پھڑکوٗ شُوئوٗ

ایٔک مُشاکئ پھڑکوٗ پُچک اسُو تھینس. روٗ بوٗدوٗ اشاتوٗ اسُو.

ایٔک چھک ریٔسئ آجہِ توم پُچئ اشقکج بوٗدہِ ہِپھا بے ریٔسٹ رپیگہِ، "بوٗ لا پُچ، رُنٛگِٹ بوٗ، یہ! توم ددِدادکچ. نن بوٗدوٗ اشتِیلو. رُنٛگِر چھمنٹِہ، دُت، میل کھے ہٹلوٗ بے، بوٗ!" پھڑکوٗ شُووٗس بُجم تھے گرس بُگہ.

ہوٗ نے ریٔسئ آجِس ریٔسٹ پوٗنِٹ چُھپٹِک گہ تھیگہِ. پھڑکوٗ شُووٗس چُھپٹِہ برکر دے رُنٛگِٹ ژس بُگہ.

ٹھانٛگک پوٗن تھیگُس نلا اکی ریٔسٹ لوٗنیک ڈوٗک بِگہِ. لوٗنئ سےٗ "تین تُہ نے کھے کو کھام؟" تھے ریٔسوار ہپِک دیگہِ.

پھڑکوٗ شُووٗس چُھپٹِہ برکر دے رُنٛگِٹ ژس بُگہُ.

گنجے بچے نے چھُپٹِہ اَپنی کمر کے ساتھ باندھا اور
چراگاہ چل دِیا۔

لومڑی ملی۔ لومڑی نے اُس سے کہا "تجھے نہیں کھاؤں گی تو اور کسے کھاؤں گی؟" یہ کہہ کر اُس پر جھپٹ پڑی۔

گنجے بچّے نے جلدی سے لومڑی سے کہا "بڑی بی! مُجھے اَب نہ کھانا۔ میں اپنے دادا دادی کے پاس چراگاہ جا رہا ہوں۔ وہاں جا کر دودھ، لسّی، مکھّن اور پنِیر کھا کر خوب موٹا تازہ ہو کر آؤں‌گا۔ تب کھا لینا۔ اب میری یہ ہڈیاں اور چمڑا تیرے دانت کے سوراخ کو بھی نہیں بھر سکتے۔"
"اچھا اب جاؤ۔ آؤگے تو دیکھ لوں گی۔" لومڑی نے یہ کہا پھر کھِسک کر چٹانوں میں گھس گئی اور آنکھوں سے اوجھل ہُوئی۔

کچھ ہی دیر چلا ہوگا کہ راستے میں اُسے ایک ریچھ ملا۔ اُس نے گنجے بچے سے کہا "ارے گنجے بچے! کہاں جا رہے ہو۔" پھر اُس پر جھپٹتے ہوئے کہا "اب تمہیں نہ کھاؤں کیا؟"

پھڑکوٗ شُووؤس لوکوٗ تھے ریٗسٹ رییگہٗ "مہ تیٖن نے کھہ، ددِی! رُنگِر توم ددِدادکچ گرے چھمنٹِہ، دُت، میل کھے ھُلوٗ بے وتُس توٗ ہوٗ کھا. مئ چوٗم گہ انٹِیرےٗ جیک تھئ شیٗمیٗ دونٹا؟"

"شو توٗ، بوٗ! وتو توٗ چکم" تھے لوٗنئ دوٗل بے برداوکر گرے مرک بِگہٖ.

مُچھو بھِرِہ گوٗس اکی اِنٗچک ڈوٗک بُگہٗ. "الہ پھڑکوٗ شُووؤ جا بُجنو؟ تہٗ نے کھے ہوٗ؟" تھے ریٗسوار چُھپ دیگہٗ.
"دادوٗ بوٗدو، مہ تین نے کھہ! رُنگِر توم ددِدادکچ گرے چھمنٹِہ، دُت، میل کھے ھُلوٗ بے آلُس توٗ ہوٗ کھا. تین مئ ڈِمر جیک ہن، تھئ شیٗمیٗ دونٹا؟" تھیگہٗ.
"شو ہو، بوٗ!" تھے اِنٗچ گرے گوٗمکر اچِتہٗ.

تُشار پوٗن تھے مُچھو بھِرِہ گوٗس اکی پوٗنِر شانٗلک

گنجے بچے نے کہا "بابا! اب مجھے نہ کھانا۔ میں اپنے دادا دادی کے پاس چراگاہ جا رہا ہوں وہاں جا کر دودھ، لسّی، مکھّن اور پنِیر کھا کر خوب موٹا تازہ ہو کر آؤں‌گا تو پھرکھا لینا۔ اب میرے جِسم میں رکھا بھی کیا ہے جو تیرے دانت کے سوراخ کو بھرے۔"
"چلو پھر سہی۔" یہ کہہ کر ریچھ ایک غار میں گھُس گیا۔

گنجے بچّے نے کافی فاصلہ طے کِیا تھا کہ راستہ روکے ہُوئے ایک بھیڑیا مِلا۔ جونہی بھیڑیے نے اُسے دیکھا اُس نے اُس پرجھپٹتے ہوئے کہا۔ "اب میں تجھے نہ کھاؤں کیا؟"
گنجے بچے نے کہا "بابا! اب مجھے نہ کھانا۔ میں اپنے دادا دادی کے پاس چراگاہ جا رہا ہوں وہاں جا کر دودھ، لسّی، مکھّن اور پنِیر کھا کر خوب موٹا تازہ ہو کر آؤں‌گا تو پھر کھا لینا۔ اب میرا پورا جسم بھی تمہارے دانت کے سوراخ کو نہیں بھر سکتا۔"
"اچھا اب جاؤ۔ تم آؤگے تو دیکھوں‌گا۔" یہ کہہ کر بھیڑیا کھائی کے دھانے کے پیچھے چلا گیا۔

بِرچوْ اسُو. ''تُہ نے کھیٔگس توْ؟'' تھے ریْسوار چُھپ دیٔگُہ.
''دادوْ بوْدو، مہ تین نے کھہ! رُنْگِر توم ددِداد کچ گے چھمتِہ، دُت، میل کھے سم ھُلوْ بے اُلس توْ ہوْ کھا. تین مئ ڈِمر جیک ہن، تھئ شیٔ دونٹا؟'' تھیٔگُہ.
''شو ہوْ، بوْ! وتو توْ چکم.'' تھے شانْل دارئ پھتُہ لانْگ بُگُہ.

لپھا دُوک وِیگُس اکی مُچھو بھِرِہ دِینک سےْ دوپ دے اسُو. پھڑکوْ شُووْ پشی اکی ریْسئ اِخِٹ چُھپ دے ''تُہ نے کھے کو کھم؟'' تھیٔگُہ.
''مہ نے کھہ، دادوْ بوْدو، مہ نے کھہ! رُنْگِر توم ددِداد کچ گے چھمتِہ، دُت، میل کھے ھُلوْ بے اُلس توْ ہوْ کھا. تین مئ ڈِمر جیک ہن، تھئ شیٔ دونٹا؟'' تھیٔگُہ.
''شو توْ، بوْ!'' تھے پار بھِری گے گوْمکر اچِتُہ.

وہ کچھ چلا تھا کہ تھوڑی ہی دُور آگے ایک چیتا تاک میں بیٹھا ہُوا تھا۔ چِیتے نے گنجے بچے کوجونہی دیکھا تو اُس پر یہ کہتے ہوئے جھپٹا ''اگر میں تمہیں نہ کھاؤں تو اور کسے کھاؤں۔''

گنجے بچّے نے کہا ''بابا! اب مجھے نہ کھانا۔ مجھے نہ کھانا۔ میں اپنے دادا دادی کے پاس چراگاہ جا رہا ہوں۔ وہاں جا کر دودھ، لسّی، مکھّن اور پنِیر کھا کر خوب موٹا تازہ ہو کر آؤںگا تو پھر کھا لینا۔ اب میرے جِسم میں رکھا ہی کیا ہے جو تیرے دانت کے سوراخ کو بھرے؟''

''اچھا اب جاؤ۔'' یہ کہا اور وہیں کہیں ایک غار میں گھُس گیا۔

بڑی مشکل سے اُن سے جان چھڑا کر جب وہ چراگاہ کے دھانے پر پہنچا تو اُس نے ایک گہری سانس بھری اور کہا ''یہ رہِی زندگی!''

پھڑٛکوٗ شُووٗ رِنوٗجوٗ ہِلا بِلا مُچی رُنٛگی بِلج اُچھتُہ. نےٗ ہوٗ ‘‘اُشوا جیِل!’’ تھیٔگُہ.

دُورو بےٗ ریٗسیٔ ددی دادوٗ توم ڈُکُرِر اسےٗ. ریٗسیٔ دادوٗس توم پوچوٗ پشی اکی ہیٔ تھیٔگُہ. ویٔ پوچیٔ ہتج لمی ڈُکُرِٹ ہرِیگُہ.

رُنٛگِر پھڑٛکوٗ شُووٗس سوٗکوٗتِہ تھےٗ تھےٗ بسکوٗ گہ اشتِیلُہ. ریٗسیٔ ددِدادوٗ روٗس سم تھےٗ ٹِکِہ نےٗ کھوک گِنی ہینٛشر گےٗ. ہوٗ ریٗسجوٗ موٗر اِکھلون تھےٗ شاترےٗ.

تُشار کھینجوٗ ہوٗ روٗس توم پوٗنی چگا تھیٔگُہ. رِہ ہیِجی ریٗسٹ ریٔگِرےٗ، ‘‘رِنیٔ دادوٗس گہ تُہ کھوک دُبیٔ. تُس ہِنٛش نےٗ تھےٗ! اکوٗٹ رک آلوٗک کھہ! سم ہُلوٗ بوٗ! برےٗ ہنیٗس تُہ کرےٗ بِجینو؟’’ پھڑٛکوٗ شُوویٔ ہِیوٗ وتُہ. ہوٗ اُیرِار گہ شاتِہ. نےٗ سم تھےٗ ٹِکِہ گہ کھوک شاتُہ.

رِیْسئ دادوٗس توم پوچوٗ پشی اکی ہئ تھیگُہ. ویئ
پوچئ ہتج لمی ڈُکُرِٹ ہرِیگُہ.

جونہی اُسکے دادا نے اُسے دیکھا اُس کی طرف
لپک پڑا۔ پھر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی جھونپڑی
لے گیا۔

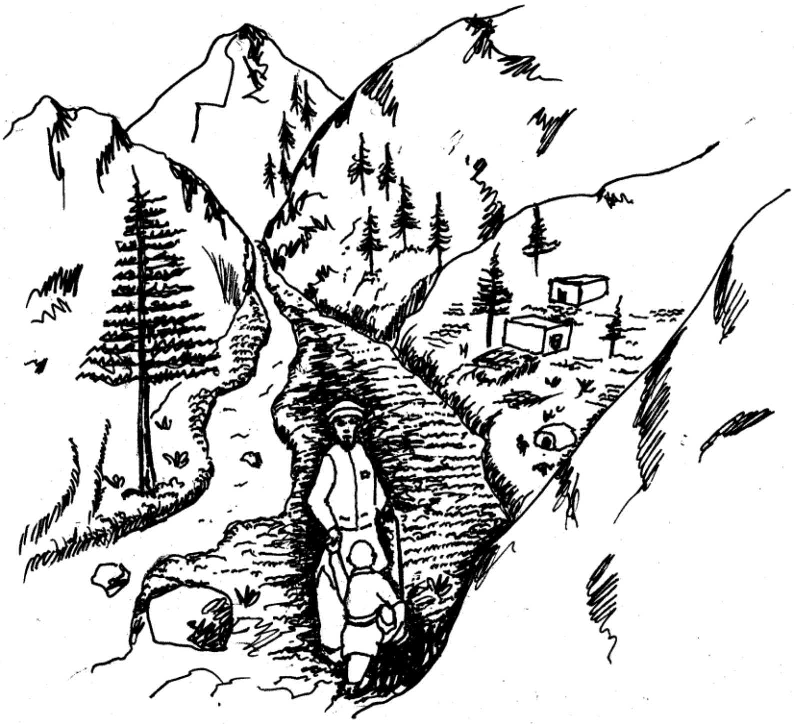

تھوڑی ہی دُور اُسکے دادا دادی اپنی جھونپڑی میں تھے۔ جونہی اُسکے دادا نے اُسے دیکھا اُس کی طرف لپک پڑا۔ پھر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی جھونپڑی لے گیا۔

چراگاہ میں گنجا بچّہ فکرمند رہتے رہتے مزید کمزور ہوا۔ اُس کے دادا دادی بھی اُس کے اچھی طرح نہ کھانے پینے کی وجہ سے فکرمند ہوئے۔ پھر اُنہوں نے اُسے کُرِیدنا شروع کِیا۔

کافی دیر بعد اُس نے اُنہیں اپنے راستے کا حال بتایا۔ وہ ہنس پڑے اور اُس سے کہا "اُن کا دادا بھی تمہیں نہیں کھا سکتا۔ چُپ چاپ جو جی میں آئے کھا لو اور خوب موٹے تازے ہو جاؤ۔ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہم یہاں جو ہُوئے۔" یہ سُن کر گنجے بچے کی جان میں جان آئی۔ اب اُسے بھوک لگی پھر اُس نے اچھی طرح کھانا شروع کر دِیا۔

کھینکجوٗ پھڑکوٗ شُووٗ سم ںھُلوٗ بُگہٗ. ہوٗ توم ددِدادٹ مہ بُجم تھیگہُ توٗ رِس بڑوٗ ڈڈٗنگک تھے پھڑکوٗ شُووٗ ریٗسر وِیگرےٗ.

ریٗسئ ددِیس ڈڈٗنگر وی ریٗسٹ کٹاؤ تھیگہِ "لوٗنٗئ، شانٗل، اِنٗچ، دِیٗ ڈوٗک بِگرےٗ توٗ رِس تُوجوٗ کھوٗجین 'دادوٗ ڈڈٗنگ، پھڑکوٗ شرُووٗ نرے پشِیگا؟' تُس 'نرے پشِیگس، دادوٗ بوٗدو، ڈِرک تھیٗت!' تھرےٗ توٗ رِس ڈڈٗنگ ڈِر تھین."
"شو، ددی" تھیگہُ. ہوٗ ریٗسئ ددِیس ڈڈٗنگ بِلج ولرے ڈِر تھیگہِ.

ڈڈٗنگ ڈِر برے دِرکر وییٔ خک بُگہٗ. خک بُگُس نلا اکی دِیںٗ ڈم بش بُگہٗ. "دادوٗ ڈڈٗنگ، پھڑکوٗ شُووٗ نرے پشِیگا؟"
"نرے پشِیگس، دادوٗ بوٗدو، ڈِرک تھیٗت!" تھیگہُ. دِینٗس ڈڈٗنگ ڈِر تھیگہُ.

ریٛسئ ددِیس ڈڈنُگر وی ریٛسٹ کنٹاؤ تھیگِہ.

ڈھول میں ڈالتے ہُوئے اُس کی دادی نے اُسے
نصِیحت کی۔

کچھ عرصہ بعد گنجا بچہ خوب موٹا تازہ ہوا۔ اُس نے اپنے دادا دادی سے جانے کی اِجازت چاہی۔ اُنہوں نے ایک بڑا ڈھول بنایا اور گنجے بچے کو اُس میں ڈالا۔

ڈھول میں ڈالتے ہُوئے اُس کی دادی نے اُسے نصِیحت کی کہ اگر لومڑی، بھیڑیا، ریچھ اور چِیتا راستے میں تمہیں مِلیں تو وہ تم سے پوچھیں گے ''ڈھول بابا! کیا تم نے گنجے بچّے کو راستے میں دیکھا؟'' تو تم نے اُن سے کہنا ہے ''نہیں دیکھا ہے بابا! بابا! مجھے ذرا نیچے سرکا لو۔'' تو وہ ڈھول نِیچے سرکائیں گے۔
''اچھا دادی امّاں!'' پھر اُس کی دادی نے ڈھول دھانے پہ لایا اور نیچے سرکا لیا۔

ڈھول لُڑھکتے لُڑھکتے ایک مقام پر آ کر رُکا۔ ڈھول کا رُکنا تھا کہ چِیتا وہاں آ دھمکا اور ڈھول سے پوچھنے لگا ''ڈھول بابا! کیا تم نے راستے میں گنجے بچّے کو دیکھا؟''
ڈھول نے چِیتے سے کہا ''نہیں دیکھا ہے بابا! بابا

ڈڈنگ ویئ بٹکچ رٹھِیدُہ. گوٗمکجوٗ شانٗل تش بے
اِکھییٔ ڈڈنٗگجوٗ کھوٗجیگہٗ ''داوٗ ڈڈنٗگ، پھڑکوٗ شُووٗ
نے پشِیگا؟''
''نے پشِیگس، داوٗ بوٗدو، ڈِرک تھیٗت!'' تھیٔگہٗ.
شانٗل سےٗ ڈڈنٗگ ڈِر تھیٔگہٗ.

کھینکجوٗ ڈڈنٗگ ویئ نے بٹکچ رٹھِیدُس اکی اِنٗچ ڈم
بش بے ریٗسجوٗ کھوٗجیگہٗ. ''داوٗ ڈڈنٗگ، پھڑکوٗ
شُووٗ نے پشِیگا؟''
''نے پشِیگس، داوٗ بوٗدو، ڈِرک تھیٗت!'' تھیٔگہٗ. نے
اِنٗچ سےٗ گہ ڈِر تھیٔگہٗ.

ڈڈنٗگ ویئ دِرکر خک بُگہٗ. کون اشِی، بُش، لوٗنٗیٔ؟
دوٗل بے اُچھچی ڈڈنٗگجوٗ کھوٗجیگِہ ''داوٗ ڈڈنٗگ،
پھڑکوٗ شُووٗ نے پشِیگا؟''
''نے پشِیگس، ددی بوٗدِی، ڈِرک تھیٗت!'' تھیٔگہٗ.

حضور! ذرا مجھے نیچے سرکا لو۔" پھر چِیتے نے
ڈھول نیچے سرکایا۔

تھوڑی دیر ڈھول لُڑھک کر ایک پتھر کے ساتھ رُکا۔
یکدم ایک کچھار سے بھیڑیا نکلا اور ڈھول سے
پُوچھنے لگا "ڈھول بابا! کیا تم نے راستے میں گنجے
بچّے کو دیکھا؟"
ڈھول نے بھیڑئیے سے کہا "نہیں دیکھا ہے بابا!
باباحضور! ذرا مُجھے نیچے سرکالو۔" بھیڑئیے نے
ڈھول نِیچے سرکایا۔

کچھ دیر بعد ڈھول لُڑھکتے لُڑھکتے پھر ایک پھتر
کے ساتھ رُکا تو ریچھ وہاں آن پہنچا اور ڈھول سے
پُوچھنے لگا۔ "ڈھول بابا! کیا تم نے راستے میں گنجے
بچے کو دیکھا؟"
ڈھول نے کہا "نہیں دیکھا بابا! بابا حضور! ذرا مُجھے
نیچے سرکا لو۔" ریچھ نے بھی ڈھول نِیچے سرکایا۔

ڎِر تھے اکی پھتُنو بٹ گِنی دیگھِ. بٹ سےُ ڈڈنگئ دے پھییگُہ. ڈڈنگ پھیِجی پھڑکوُ شُووُ تش بے درُہ وتُہ. ہوُ لوُنُئ سےُ ہو ہوِیت دیگھِ ''لوئ! لوئ! الہ دِینُ، الہ اِنُچ، الہ شانُل! پھڑکوُ شُووُ لیِیگِس. وا لوئ!''

گوُم گوُموُجوُ رِہ تتش ویئ گٹہِ بِگرےُ. ہوُ پھڑکوُ شُووُ کھون تھے گرسِیلےُ. لوُنُئ سےُ رِنوُج ڎِم گہ باؤ وی رِہ بوِہ سِنُگلوک چھنِیگِہ. اِنُچ پھڑکوُ شُووکچ پھت تھے رِہ سبےُ ولوک شوُر بِگرےُ.

اجہِ بھِرِہ ہُچکچ ٹِنُگایک پکِش. ٹِنُگائ پشی اِنُچئ آنیرِ لالےُ وترےُ. پھڑکوُ شُووار بھِری ''جیک پکِن نا اے ٹِنُگائ؟'' تھیگُہ.

''رک ہِن توُ گے کھہ نا، دادوُ!''

اِنُچ سےُ ''تُہ اُچے جیک بے؟'' تھیگُہ.

''مہ اُچیئ جا بُجم، تھوُ شتِلےُ بلنُخوُجوُ؟''

گوٗم گوٗموٗجوٗ رِہ تتش ویئ گٹِہ بِگرےٗ. ہوٗ پھڑکوٗ شُووٗ
کھون تھے گرسِیلےٗ.

یکدم ہی وہ اِدھر اُدھر سے آکر اِکھٹّے ہُوئے اور
گنجے بچّے کو کھانے تیاّر ہُوئے۔

ڈھول ایک جگہے میں آ کر رُکا۔ پھر نہ جانے کہاں تھی لومڑی۔ کھسک کر آئی ور ڈھول سے پُوچھنے لگی "ڈھول بابا! کیا تم نے راستے میں گنجے بچّے کو دیکھا؟"

ڈھول نے لومڑی سے کہا "نہیں دیکھا ہے بڑی بی! بڑی بی! ذرا مُجھے نِیچے سرکا لو۔"

لومڑی نے ڈھول نیچے سرکاتے ہُوئے پِیچھے سے پتھر مارا۔ پتھر لگتے ہی ڈھول پھٹا اور گنجا بچّہ ڈھول سے باہر آیا۔ اِتنے میں لومڑی نے شور مچایا۔ "ارے! ارے! ارے چِیتا! ارے ریچھ! ارے بھیڑیا! جلدی آجاؤ۔ میں نے گنجا بچّہ ڈھونڈ لیا ہے۔"

یکدم ہی وہ اِدھر اُدھر سے آکر اِکھٹّے ہُوئے اور گنجے بچّے کو کھانے تیّار ہُوئے۔ اُسی دوران لومڑی نے ہر ایک پر ایک برتن لانے کی زمہداری ڈالی۔ پھر وہ ریچھ کو گنجے بچّے کے پاس چھوڑ کر برتن لانے

‘‘شو ہوٗ، تہٗ آن بیئ مس لُکک کھے وام’’ تھے اِنٛج
تِسٛنگائ کھوک گؤ.

اِنٛج سےٗ تِسٛنگائ کھوجےٗ کھوجےٗ پھڑکوٗ شُووئ
کھس امُوٹہٗ اکی. کھِرِہ بے ڈوکوٗک اسُو. پھڑکوٗ
شُووٗ اِنٛچجوٗ لوٹ بے ڈوکر اچِتہٗ. نے لوکوٗ لوکوٗ تھے
توم تِسٛتج سُم پھرے لِیٹہٗ.

کھینکجوٗ، رِس سبےٗ گِنی وان توٗ پھڑکوٗ شُووٗ گہ اِنٛج
بینےٗ نُش. اجہِ بے چکین توٗ اِنٛج سےٗ بیئ تِسٛنگائ
کھان. رِس اِنٛج ہو تھے کھِرِہ ولے کھوجن تھیگرےٗ.
اِنٛج سےٗ ‘‘الہ روٗ جا گؤ بُش، تین گہ آن اسُو’’ تھیگہٗ.

ہوٗ گٹہِ بے اِنٛج لمی مریگرےٗ. روٗ رٹِی کھے بسکہِ بِیتہِ
جُولہِ چُر تھیگیٗس اکی کرِوِک بِگہِ. تاتِہ تاتِہ جُولہِ جا
پھڑکوٗ شُووئ تِسٛتج گِین. لوٗنٛئ سےٗ ‘‘نن چھٹ دِتِہ’’
تھے لوکوٗ اُچون تھیگہِ. پُورےٗ ہوٗ رلو اُچُترےٗ.

چلے گئے۔

ساتھ ہی پہاڑی پر ایک جنگلی بیر پک کر تیار ہُوا تھا۔ ریچھ نے جب پکے ہُوئے بیر دیکھے تو اُس کے مُنہ میں پانی بھر آیا۔ وہ گنجے بچّے سے کہنے لگا۔ "بیر کیا ہی خوب پکے ہیں!"

گنجے بچّے نے کہا "دادا جی! اگر آپ کا جی کر رہا ہے تو جا کر کھا لو۔"

ریچھ نے کہا "کہیں تم بھاگوگے تو نہیں؟"

پھڑکوْ شُوووْس شوْنگ بے ڈُوکجوْ اِکھیئ ''اُشوا جِیل'' تھیگُہ. ہوْ رلو ہِیوْ کائ ایْک تھے توم گوٹْوار ژس بُگُہ.

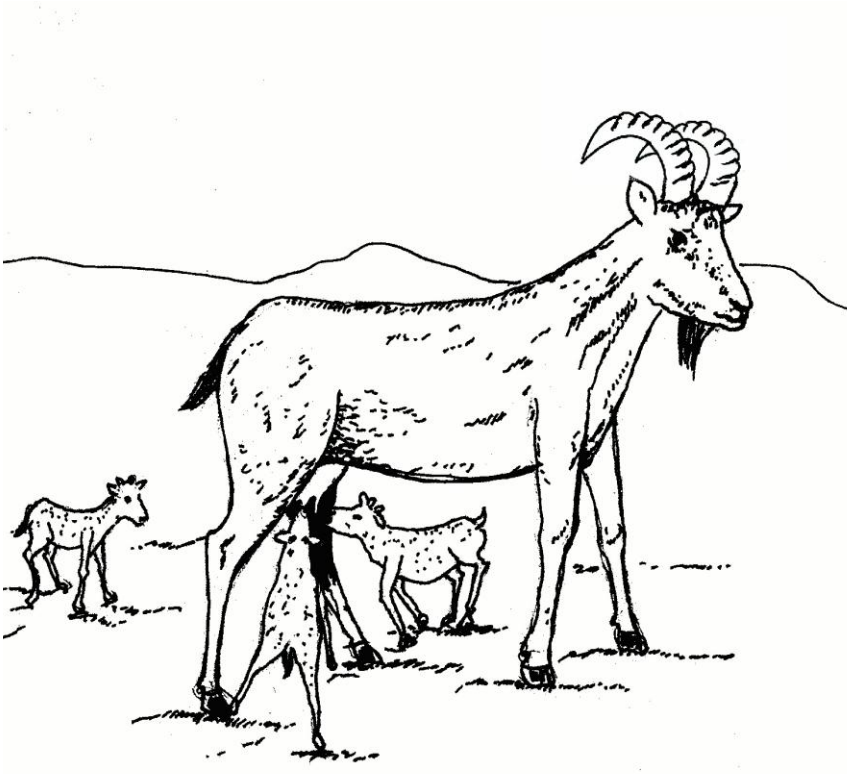

شره ایئ شِلوک

پہاڑی بکری کی کہانی

بہت پہلے کی بات ہے کہ ایک جنگل میں ایک پہاڑی بکری رہتی تھی۔ اُس نے تین بچے دیے تھے۔ پھر اُس نے اُن کے نام بھی رکھے تھے۔ بڑے بچّے کا نام شُرُجنا پالو تھا۔ درمیانے بچّے کا نام ممُجنا پالو اور آخر میں پیدا ہونے والے بچّے کا نام پھچُنا پالو تھا۔ شُرُجنا پالو اور ممُجنا پالو دونوں ہی شریف تھے مگر پھچُنا پالو شرارتی تھا۔

ہر دِن صبح سویرے بکری گھاس چرنے جب چراگاہ جاتی تو وہ بچّوں کو اچھی طرح بند کر کے جاتی۔ بچّے بھی اندر سے دروازہ بند کرتے۔ چراگاہ میں دوُر تک چرتے چرتے اُسے سہہ پہر ہو جاتی۔ وہ دروازے پر آ کر بچّوں کو اُن کا نام لے کر پکارتی۔ بچّے جلدی سے دروازہ کھولتے۔ دروازہ کھولتے ہی وہ اُس کے تھنوں سے لپٹ جاتے۔

شره ایئ شِلوک

چل چل بُنکر شره ایک اشڑِ تھیٔ. رےٗ چِیٖی چِے پالڑےٗ تھیگِش. چھلو نرے نومِہ گہ چِھیجِگش. چھمِٹیکوٗ چھلٖیٔ نوم شُرُجنا پالوٗ اسُو. مجِنوٗ چھلٖیٔ نوم ممُجنا پالوٗ نرے پھتُہ چُھیٔ چھلٹ پھچُڑٗ پالوٗ تھیگہِ. شُرُجنا پالوٗ گہ ممُجنا پالوٗ بجٖےٗ بشِوتیک اسرے. مگم پھچُڑٗ پالوٗ اچِھیوٗک اسُو.

ہر چھک چلبُجِی چل ائ چرِجوک گیٔ توٗ چھلِہ سم تھرے کھچِی بُجِش. رِس گہ ارُنپر در کرُِنس. بُنر دُور بوسںگ گرے چرِجِی ویوسںگ بلکال بجِش. دارج ویئ چھلو نومِہ دے ہو ںھِیش. رِس لوکوٗ لوکوٗ تھرے در وِیینس. در وِیٖے چُھپِہ دوجرےٗ درُہ ویئ توم میَٔ چِھیِٹ پلِیحنس.

ایک چھک بلکال ائ چرِجِی ویئ توم پالوٗٹ ہو ںھیگہِ. رِس در وِیٖے چُھپِہ دوجرےٗ درُہ ویئ ریسٗیٔ دُت

ایک دن سہہ پہر کو بکری جب چراگاہ سے آئی اور اپنے بچّوں کو پُکارا تو بچّوں نے دروازہ کھولا۔ پھر کُودتے ہُوئے آکر اُس کا دُودھ پِینا شروع کیا۔ اُسی دوران ایک ریچھ اُنہیں دُور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ آنکھ بچا کر آیا اور ایک بڑے پتھر کے پِیچھے چُھپ کر اُنہیں تاکنے لگا۔ بچّوں کو دیکھ کر اُسکا جی للچایا۔ اُس نے سوچا "کل جب بکری گھاس چرنے چراگاہ جائے گی تو میں جا کر اُنہیں کھاؤنگا۔"

اگلے دن صبح سویرے بکری اپنے بچّوں کو بند کر کے چراگاہ گئی۔ پھر ریچھ آنکھ بچا کر جھونپڑی کے دروازے پر آیا اور بچّوں کے نام لیکر پُکارنے لگا۔ "شُورُجنا پالو، مامُجنا پالو، پھاچُڑا پالو دروازہ کھولو۔" شُرُجنا پالو اور مَمُجنا پالو نے دروازہ کھولنے سے اِنکار کِیا مگر پھچُڑا پالو نے اُنکی ایک نہ سُنی اور کُود کر دروازہ کھول دِیا۔ اُس نے جونہی دروازہ کھولا ریچھ دھم سے اَندر داخِل ہوا اور پھچُڑا پالو کو نِگل لِیا۔

پیوک شاترےْ. اِنْچ ک سےْ دُریحوْ رِہ پشرِی دول برے ویئ کیںڑکئ پھتُہ جپ برے رِہ نگہ تھیگُہ. چھلِہ پشرِی ریسْئ ہِیوْ مم‌ش بُگہ. روْس توم ہِی گنْیگُہ "لشُرٹاک ائ چرِجوک گئ توْ گرے انِہ چھلِہ کھام."

چلبُجِی چل ائ سےْ چھلِہ کھچِی بُنٹ اِکھتِہ. ہوْ اِنْچ دول برے دارج ویئ رِنئ نومِہ دے ہو تھیگُہ "شُونوُجنا پالُو، مامُجنا پالُو، پھانْچُنڑ پالُو دنوْ وِنیٰات!" شرُجنا پالوْ گہ ممُجنا پالوْس در نرے وِیون تھیگرےْ. مگم پھچُنڑ پالوْس رِنئ موْر کوْنڑ نرے دے بیِک دے گرے در وِییگُہ. در وِییگُس اکیِ اِنْچ سےْ در گڑنگ تھرے ارُہ ویئ روْ لپ تھیگُہ. شرُجنا پالوْ گہ ممُجنا پالوْ رلو اُچییئ شاتوْ جلو گرے تھپ جونْڑِکئ کھِرِہ اچِترےْ.

بلکال ائ ویئ چِ کئ توْ ڈُکرِی در گڑنْگ ہن، بیِک دے ارُہ گئ توْ پالرےْ نُش. اے کھین ریسْئ ہِی جیک گہ نرے پولِہ. کھینک سمبہ تھرے پالرےْ اُڈروک اِکھام

اِنْچ ک سرے دُرحوْ رِہ پشرِی دول برے ویئ کیڑکئ پھتُہ
جپ برے رِہ نگہ تھئگُہ .

اُسی دوران ایک ریچھ اُنہیں دُور سے دیکھ رہا تھا۔
وہ آنکھ بچا کر آیا اور ایک بڑے پتھر کے پیچھے
چُھپ کر اُنہیں تاکنے لگا۔

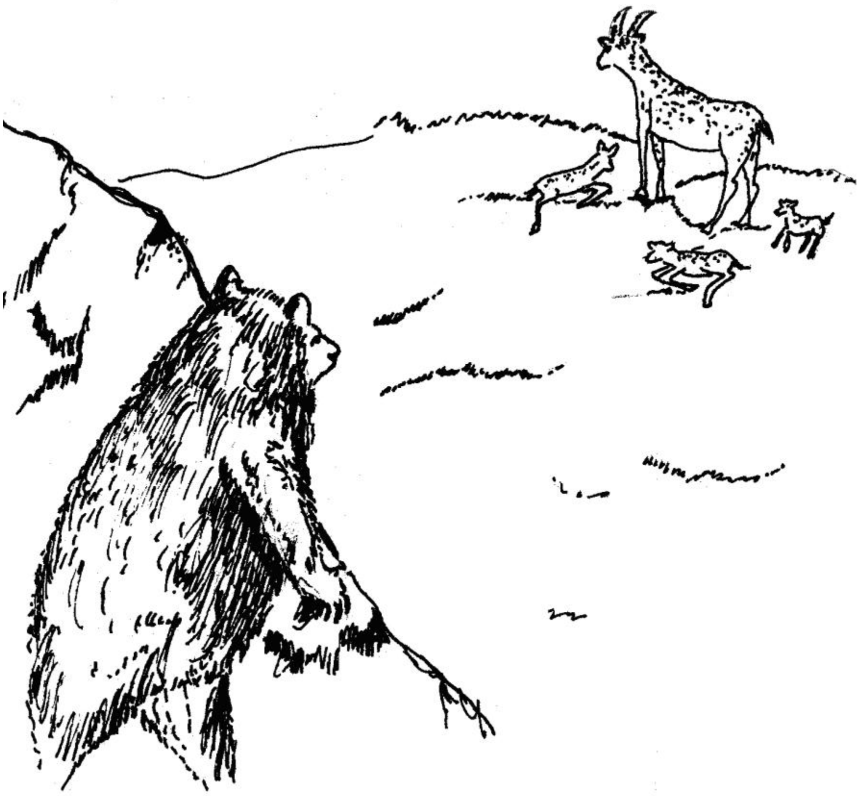

شُرُجنا پالو اور ممُجنا پالو بھاگ کر ساتھ والے جنگل گئے اور ایک گھنے چلغوزے کے درخت کے نیچے چُھپ گئے۔

سہہ پہر ہوتے ہوتے جب بکری اپنی جھونپڑی آئی تو دیکھا کہ جھونپڑی کھُلی پڑی ہے۔ وہ جھٹ سے جھونپڑی میں داخل ہوئی اور بچّوں کو دیکھا۔ بچّے وہاں نہیں تھے۔ اُسے اُس وقت تو کچھ نہیں سُوجھا مگر کُچھ دیر سوچنے کے بعد اُس نے بچّوں کو ڈُھونڈنے کا فیصلہ کیا۔ پھر وقت ضائع کئے بغیر وہ اُنہیں ڈھونڈنے ساتھ والے جنگل چلی گئی۔

جنگل میں کافی آگے گئی تھی کہ اُسکے بچّوں نے اُسے دیکھ لیا اور چلغوزے کے درخت کے نیچے سے نکل کر اُسے پُکارا۔ اُس نے مُڑ کر دیکھا تو شُرُجنا پالو اور ممُجنا پالو کھڑے ہیں۔ بکری دوڑ کر

تھے اِکھتِہ. ہوْ سات نے ہررے ݜاتوْ جܠو رِنئ اُڈور تھیگہ.

تُشار مُچھو گیݜ اکی ریݜیئ پالرےْ تھپ جونڑِکیئ کھِرو اِکھییئ ریݜٹ ہو تھیگرےْ. پھر بے چ کیئ توْ شُرُجنا پالوْ گہ ممُجنا پالوْ چوْکرےْ ہن. ہئ تھے رِنوْوار گئ. نے لوکوْ لوکوْ رِنوْجوْ پھچُڑا پالئ کھوْجیگہ. رِس چُھپجوْ چگا تھے ولے بݜ تھیگرےْ. رلو توم پالرےْ گِڑی ہوْئ تھے ڈُکُرِر وتِہ.

ڈُکُرِر ولے پالوْٹ دُت دیگہ. نے رِہ سم تھے کھچی اکی اکھرکچ گئ. اکھرکچ گرے سم ݜِڑےْ کھڑِہ تھرے توم ݜِرگوْج ݜاریگہ. رلو ڑِیک چِھنے اِنْچ ییئ جܠوار گئ.

جܠو بُجِش اکی ریݜٹ اِنْچ پوْنِر ڈوْک بُگہ. ائُک نے رِیِی اِنْچیئ اِݜِٹ چُھپ دیگہ نے کھڑِہ ݜرے ریْسیئ

اڪُ نے رِیی اِنۡچئ اِڅٹ چُھپ دیگِہ نے کھٹِرہ شے
ریۡسئ ڈیِ تھرک تھیگِہ.

وہ کُچھ بتائے بغیر ہی اُس پر چڑھ دوڑی اور خنجر
مار کر اُسکا پیٹ پھاڑ دیا۔

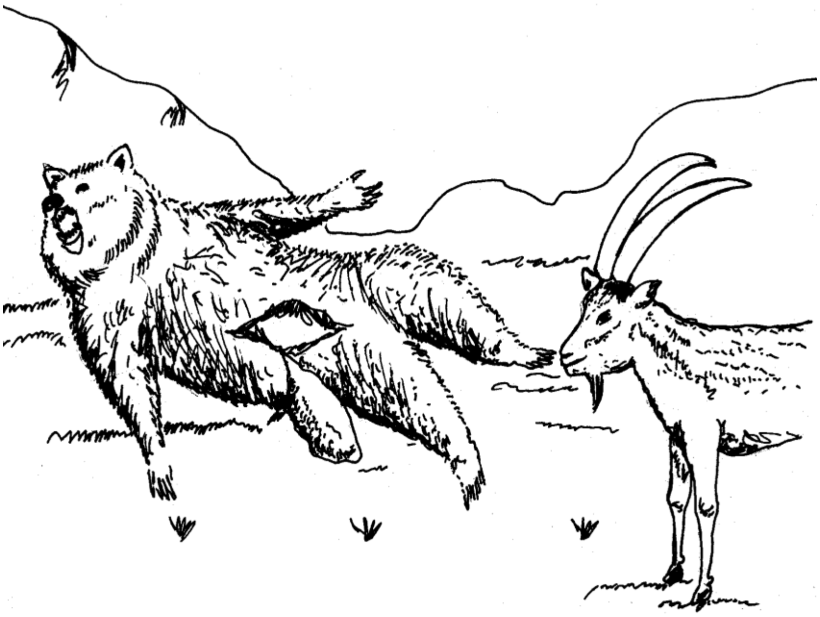

اُنکی طرف گئی اور فوراً اُن سے پھچُن پالو کا پُوچھا۔
اُنہوں نے اُسے شروع سے آخر تک سارا ماجرا سُنایا۔

وہاں سے وہ اپنے بچّوں کو لے کر تیزی سے جھونپڑی آئی اور اُنہیں دُودھ پِلایا۔ پھر اُنہیں اچھی طرح بند کیا اور لوہار کے پاس گئی۔ لوہار سے خوب تیز خنجر بنوائے اور اُنہیں اپنے سِینگوں پر لگوایا۔ وہاں سے وہ سِیدھے ریچھ کے مسکن کی طرف چل پڑی۔

جنگل میں جا رہی تھی کہ راستے میں اُسے ریچھ ملا۔

ڈیِ تھرک تھیگہِ. ڈیر تھرک تھیگِش نلا اکی پھچُلٹ پالوْ ڈیْجوْ بشِ برے درُہ وتُہ. اِنْچ پار بھِرِہ گرے ٹم برے مُووْ.

دُو دیزو مجا اکی پھچُلٹ پالوْ بِلِجی ہگٹُوْ سمک بُگُس. رلو پھچُلٹ پالوْ گرِی ڈُکُرِر ولیگہِ. ڈُکُرِر ولرے روْ کُوتر وِیگہِ. مازکجوْ ہوْ پھچُلٹ پالوْ ییوِک بشِ بُگُہ.

آلو پھتُہ ما پالرےْ گٹِہ برے بُنج گرے چرِیحنس.

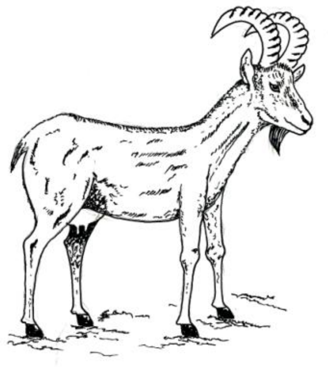

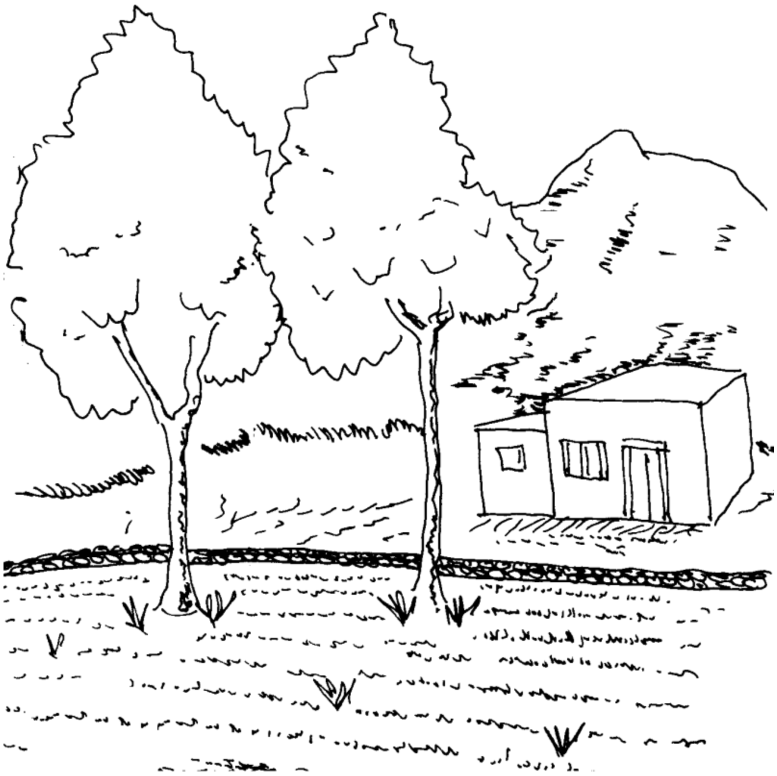

هوُپوُتِہ گہ هوُپوُٹئ

شِلوک

موٹی لڑکی اور موٹے لڑکے کی کہانی

بہت پہلے کی بات ہے جب جوار کاشت کی جاتا تو ایک چھوٹی لڑکی کو کھیت کے کنارے بٹھای جاتا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک برتن پکڑا دی جاتا جو وہ بجاتے ہوئے کھیت کے کنارے بیٹھتی تھی۔ کیونکہ جوار کے کھیتوں میں پرندے بہت آتے تھے۔ برتن بجنے کی آواز اُنہیں کھیت میں آنے سے روکتی تھی۔

ایک دن ایک عورت نے اپنی چھوٹی سی بچّی اپنے کھیت کے کنارے بٹھای اور اُس کے ہاتھ میں ایک برتن پکڑا کر چلی گئی۔ اُس بچّی کا نام شملِگس تھا۔ وہ وہاں برتن بجاتے بجاتے سو گئی۔

کچھ دیر بعد وہاں سے ایک دیو کا گذر ہوا۔ شملِگس کو دیکھ کر وہ رُکا۔ شملِگس بہت خوبصورت تھی۔ اُس کی خوبصورتی نے دیو کا اِرادہ بدل دیا چنانچہ اُس نے

ہوُپوُتِہ گہ ہوُپوُتئ شِلوک

چل چل الڑوُ ییگرےُ توُ برُٹِہ مُلاکئ ہتر کھوروُک دے چھیچئ پھونٹِج پھت تھنس. ریشُ کھوروُ بشوجوُ آل ییشِ. کرےُ توُ الڑوُ بانر چانُیےُ بوُدےُ دِجنس. کھورئ ہرؤ سرےُ چانُیےُ چھیچ ر ولروک پھت نرے ھشِ.

ایکُ چھک چِیک سرےُ توم الڑوُ بانئ پھونٹِج توم برُٹِہ دِیک پھت تھرے نرے ریشُئ ہتر کھوروُک دے گئ. رےُ مُلایئ نوم شمِلگس اسُو. ریشُ آل کھوروُ بشوجوُ بشوجوُ نِرر گئ.

کھنکجوُ دیوک آلو بُجوجوُ شمِلگس پشری خک بُگُہ. رےُ بوُدِہ مِنلِلک اشرِ. ریُسئ مِنلار سرےُ دیُوئ ہِوُ مرک تھرگِہ. دیؤ سرےُ ہوُ رےُ آلو مُونڑِ تھرے توم ییئ دِشٹ ہرِگُہ.

دیؤ سےُ ہوُ رےُ آلو مُوڑِہ تھرے توم بییئ دِشٹ ہرِیگُہ.

چنانچہ اُس نے شملِگس کو وہاں سے اُٹھایا اور اپنے بیٹھنے کی جگہ لے گیا

شملِگس کو وہاں سے اُٹھایا اور اپنے بیٹھنے کی جگہ لے گیا۔

وہاں پہنچا ہی تھا کہ شملِگس جاگ گئی۔ دیو کو دیکھ کر وہ چیخ پڑی۔ دیو نے اُسے دھمکا کر خاموش کر دیا اور پھر اُسے کچھ دے کر منوا لیا۔

ہر دن صبح سویرے دیو شکار کھیلنے جاتا تھا۔ دیو کے شکار کھیل کر آنے تک شملِگس کبھی کھلونوں سے بہلتی اور کبھی باغ میں جا کر گھومتی۔

کافی عرصے بعد وہ شادی کے قابل ہوئی تو دیو نے اُس سے شادی کر لی۔ دیو سے اُس کے دو بچّے ہوئے۔ بچّی کا نام ہوپوتِہ اور بچّے کا نام ہوپوتو رکھا۔ ہوپوتِہ اور ہوپوتو کی وجہ سے شملِگس وہاں کافی مانوس ہوئی۔

رل ہرِیگُس اکی رےٗ شوٗلگ بِگہِ. شوٗلگ بے دیؤ پشری کیِؤ تھیگہِ. دیؤ سےٗ زُونٗ تھے رےٗ تِھش تھریگُہ. نے ریسٗٹ جیک گہ دے جُلیگُہ.

ہر چھک چلبُجی چل دیؤ درُو دوک بُجس. دیؤ سےٗ درُو دے ویسٗرگ شملِگس سےٗ ڈُولگک نِمیزوٗسانٗت ہایےٗ تِھیش نے ڈُولگک څھگر گے اکوٹ نوٹِھیحِش.

تُشار مُداجوٗ رےٗ گریٗ بارِر وتِہ. ہوٗ دیؤ سےٗ رےٗ اکوٹ گر تھیگُہ. دیوٗجوٗ ریٗسیٗ دِیک گہ یچُک جالےٗ. دِجیٗ نوم ہوٗپوٗتِہ نے یچُیٗ نوم ہوٗپوٗتوٗ چِھیگرےٗ. ہوٗپوٗتِہ گہ ہوٗپوٗتج بے شملِگسریٗ آل تُشار ہِیوٗ پھرِیٗلُ.

شملِگسریٗ ماس اِن رےٗ ہِیحرےٗ تھے تھے ریئ ریئ شُشری تُولِہ بِگِش. تُشار مُدہ ی ریٗسیٗ کُتُرِک اشِرِ. رےٗ نٹِش. کھے بے اے نٹِہ کُتُرِہ شملِگسریٗ څھگر اُچھتِن. شملِگس سےٗ توم ہوٗپوٗتِہ گہ ہوٗپوٗتٹ پھلاک ولم تھے څھگر گیٗ. کُتُرِس شملِگس پشری پھچو

شملِگس سےٗ کُتُرِہ پشری سُٗنِیےگِہ .

شملِگس نے کُتےکو دیکھتے ہی پہچان لیا

اِدھر شملِگس کی ماں اُسے یاد کرتے کرتے بہت کمزور ہو گئی تھی۔ کافی عرصہ پہلے اُس کے پاس ایک کُتیا تھی جو گمُ گئی تھی۔ وہ کسی طرح شملِگس کے باغ میں پہنچی۔ شملِگس ہوپوتِہ اور ہوپوتو کو سیب لانے جب اپنے باغ میں گئی تو کُتیا نے شملِگس کو دیکھا اور دُم ہِلاتے اُس کے پاس گئی۔

شملِگس نے کُتیا کو دیکھتے ہی پہچان لیا، پھر دوڑتے ہوئے گھر گئی اور جلدی سے اُسے چھرمُکِہ بنا کر لائی۔ کُتیا کو بہت بھوک لگی تھی اُس نے جلدی جلدی چھرمُکِہ کھایا اور پھر اُس کی طرف دیکھنے لگی۔ شملِگس دوبارہ گھر گئی اور اپنی ماں کی پہنائی ہوئی ہار لے آئی۔ پھر کُتیا کے گلے میں ہار باندھ کر اُس سے کہا ''اے میری ماں کی کُتیا! یہ ہار لے جا کر میری ماں کو دینا۔''

کھوٗل کھوٗل تھے ریٗسکچ وتِہ.

شملِگس سےٗ کُتُرِہ پشِی سنٗیِگِہ. ہیٔ تھے گوٗٹر ویئ ریٗسٹ لوکوٗ چھرمُکِک تھے ہرِیگِہ. کُتُرِہ بوٗدِہ اُیٗلِش. ہم ہم تھے چھرمُکِہ کھے ہوٗ ریٗسوار لؤ لؤ تھیگِہ. شملِگس سےٗ ہوٗ گرے توم آجِی تھرِتِہ اے رلیٔ ولیٔگِہ نرے کُتُرِی شروٗٹر ٹک تھرے ریٗسٹ رِیِگِہ، "وا میٔ آجِی کُتُرِہ! انرےٗ رلیٔ ہری میٔ آجِٹ اُچھِچرے" تھیگِہ توٗ کُتُرِہ آلو گیٔ.

تُشار کھیٔجوٗ ہوٗ رےٗ توم گوٹ اُچھتِہ. شملِگسیٔ ماس توم کُتُرِہ پشِی بوٗدِہ کھوٗش بِگِہ. نرے لوکوٗ تھے ریٗسٹ چھرمُکِک تھے ولیٔگِہ. کُتُرِس چھرمُکِہ کھے توم شروٗٹر ٹک تھرِتِہ رلیٔ پشروککار توم شروٗٹر تھورِیےٗ گِرِی ککرویےٗ ولیٔگِہ.

شملِگسیٔ آجِہ ہیٔ تھے گوٗٹر گرے توم داروٗٹ میٔ نٹِہ کُتُرِہ وتِن تھیگِہ. رِہ گہ درُہ وترےٗ. ویئ چِکیٔ توٗ

چُنانچہ کُتیا وہاں سے چلی گئی۔

کافی مدّت بعد کُتیا اپنے گھر پہنچی۔ شملِگس کی ماں اپنی کُتیا دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ پھر جلدی جلدی اُسے چھرمُکِہ بنا کر لائی۔ کُتیا نے چھرمُکِہ کھائی۔ پھر شملِگس کی باندھی ہوئی ہار اُسے دکھانے کے لئے اپنے پنجوں کو گردن پر مارنا شروع کیا۔

شملِگس کی ماں جلدی سے گھر گئی اور اپنے بیٹوں کو اپنی گُم شدہ کُتیا کے آنے کا بتایا۔ وہ گھر سے باہر آئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کُتیا اپنے گردن پر زور زور سے پاؤں مار رہی ہے۔ اُس کے بڑے بیٹے نے کہا "اِس کے گردن میں کیا ہے چلو دیکھ لیتے ہیں۔" پھر اُس کے گردن کو اچھی طرح ٹٹولا۔

دیکھا تو اُس کے گردن میں ایک ہار بندھی ہوئی تھی۔ احتیاط سے اُس نے اُسے کھولا اور اپنی ماں کو دے

کُترِس توم شٔکر تھورِیےٚ گِری ککرویےٚ ولِین. ریٚسئ بڑوٚ پُچ سےٚ نِسٚیٔ شٔکر جیکک نے بوت تھے ریٚسئ شٔک پھڑلگیگہ.

چ‌کیٔ توٚ کُترِی شُوٹر رلیٔک ہِن. شوٚلگ تھے تُھرِیے رلیٔ توم آجِٹ پلِیگہ. رِسٚ رلیٔ پشِی اکی کرِؤ تھیگِہ. "وا مئ شملِگسئ رلیٔ نا! الہ دارِیےٚ مئ دی کونکر شچِی ہِن. بُجات، کُترِہ گِری گرے مئ دی پھگُزات." ہوٚ رِس کھیئ کھلگر کیٔے کُترِہ گِری ژس بِگرےٚ.

ایٔک دِشکر گرے چ‌کین توٚ کُترِہ دُلایک دپر شٔار برے څھگکر اچِتِہ. رِہ آل څک بِگرےٚ. کُترِس څھگوٚ ترے ارُہ گوٚٹئ دارج گئ. شملِگس سےٚ کُترِہ پشِی لوکوٚ رِسٚکچ ویئ کھوٚجیگہ "جیک بِگیٔے کُترِہ؟" کُترِس تروٚکرےٚ دوجرےٚ رےٚ گِری گوٹجوٚ درُہ ولیگہ.

شملِگس سےٚ درُہ ویئ چ‌کیٔ توٚ دارج ریٚسئ ژارےٚ

دیا۔ شملِگس کی ماں نے ہار دیکھتے ہی چلّائی
"ہائے! یہ تو میری شملِگس کی ہار ہے۔ ارے بیٹو!
میری شملِگس ضرور کہیں پھنسی ہُوئی ہے۔ کُتیا لے
کر جاؤ اور اُسے ڈھونڈو۔" لہٰذا اُس کے بیٹوں نے
تلواریں سونت لیں اور کُتیا لے کر چل پڑے۔

ایک جگہ پہنچ کر اُنہوں نے دیکھا کہ کُتیا ایک نالی
میں سے ہو کر ایک باغ میں گُھس گئی ہے۔ چنانچہ
وہ وہاں رُکے۔ کُتیا باغ سے ہوتے ہوئے گھر میں
داخل ہُوئی۔ شملِگس کُتیا دیکھتے ہی اُس کے پاس آئی
اور پُوچھا "کیا بات ہے کُتیا؟" کُتیا نے اُس کے گرد
کُودتے ہُوے اُسے گھر سے باہر لائی۔

شملِگس نے باہر آ کر دیکھا تو دروازے پر اُس کے
بھائی کھڑے ہیں۔ وہ دوڑی اور اُن سے جا کر لپٹ
گئی۔ پھر جلدی جلدی اُنہیں گھر لے جا کر کھانا
کھلایا اور شروع سے اُنہیں اپنا قصہ سُنایا۔ پھر اُس

چوْکرےْ ہن. رےْں ہئ تھرے ویئ رِنوْٹ کرُم بِگہِ. نرے لوکوْ رِہ ارُہ گوٹر ہرِیگہ. ٹِکِک تھرے رِنوْٹ کھیےْ ہوْ چُھپجوْ توم چگا تھیگہِ. نرے رِنوْجوْ کھوْجیگہ "الہ مئ ژارےْ، څھوْ اش کھرے برے دمِیںت؟" رِس ریںٹ کُٹرِی پُورِہ چگا تھیگرےْ. نرے ریںٹ توم دِیچُ گرِی اسوْسائت ژس بوْ تھیگرےْ. رےْں توم دِیچُ سمٹرے رِنوْسائت ژس بِگہِ.

چُھوت بلکال دیؤ درُو دے گوٹ وائ توْ شملِگس گہ دِیچُ نُش. اِنٹرےْ پاٹرےْ بُگہُ مگم رِنئ ڈپ نرے اشرِی. ہوْ مُکھمیں تھرے شملِگسرئ ممالو گوٹٹ بُجئ پوْنِج چوٹ ہرِیگہ.

تُشار کھینجوْ شملِگس دنےْ پشرِی ہو ہوِیت دیگہُ. ریْسئ ژاریںْ توم کھںگرِہ کھیوْجوْ تش تھرے دیؤ مرون تھرے مُچھوٹ سرِلےْ. دیؤ رِنئ کچہِ وتُس اکی ریْسئ اِخٹ ہپِک دیگرےْ. تُشار کھین دیوْسائت مارمڻ تھرے روْ ولرے کھرِہ پرے کھںگروْ دے مریگرےْ.

تُشار کھین دیںُساٹ مارمڻ تھے روُ ولے کھِرہ پرے
کھنگروُ دے مریگےُ.

کافی دیں اُن کی دیں سے مُڈبھیڑ ہوئی۔ پھر اُنہوں نے
اُس پر تلوار چلائے اور مار دیا

نے اُن سے پوچھا ''اے میرے بھائی! آج کیسے آنا ہوا؟'' اُنہوں نے اُسے کُتی کا پُورا واقعہ سُنایا، پھر اُسے بچّوں سمیت اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ وہ اپنے بچّوں کو لے کر اُن کے ساتھ چل پڑی۔

شام کے قریب دیو شکار کھیل کر گھر آیا، گھر میں شملِگس اور بچّے نہیں تھے۔ وہ اِدھر اُدھر بھاگا مگر اُن کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ پھر سیدھے شملِگس کے والدین کے گھر کے راستے پر دوڑ پڑا۔

آلو ہوْ ہِوْ کائ ایک تھے ڑس بے تُشار کھنجوْ توم گوٹ اُچھترےْ. گوڑر اُچھترےْ توْ رِنئ ممالس رِہ پشی بوْدِہ شُرِلو تھیگرےْ.

ہوْپوْتِہ گہ ہوْپوْتوْس توم ددِدادٹ بوْدوْ کوْم تھنس. ددِدادوْ گہ مولِہ پشی ہوْپوْتِہ گہ ہوْپوْتوْ بوْدِہ کھوْش اسے.